Journal of Religion & Society (JRS)
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

ORIENTALIST OBJECTIONS ABOUT "QUSS BIN SAIDAH" SPEECHES: AN ACADEMIC REVIEW

قس بن ساعدہ کے خطبات کے حوالے سے مستشرقین کے اعتراضات کا علمی جائزہ

Ubaid UR Rehman Asim
PhD Scholar Department of Islamic Studies, University of Sialkot
Ubaiadurehman1920@gmail.com
M. Qasim
PhD Scholar Department of Islamic Studies, University of Gujrat
qasimnizami9292@gmail.com
Hafiz Mudasser Riaz
MS Scholar Department of Islamic Studies, University of Sialkot
mrwarraich67@gmail.com

ABSTRACT

This article provides a scholarly review of the objections raised by Orientalists regarding the perceived similarities between the sermons of Qas ibn Sa'idah and the Holy Qur'an. It delves into a detailed analysis of the content and style of Qas ibn Sa'idah's sermons, focusing on their thematic elements such as monotheism and resurrection. By systematically comparing these sermons with the verses of the Holy Qur'an, the article seeks to address the claims that the Qur'an is influenced by or derived from pre-Islamic literary traditions. Additionally, this research highlights the unparalleled linguistic eloquence, structural harmony, and spiritual depth of the Holy Qur'an, asserting its divine origin as the word of Allah, the Exalted. Through this comparative analysis, the study also aims to underscore the Qur'an's unique qualities of comprehensiveness, guidance, and practical framework for human life, which distinguish it from any human composition, including the sermons of Qas ibn Sa'idah. This work not only refutes the arguments of Orientalists but also contributes to a broader understanding of the Qur'an's inimitable nature and its significance as a source of divine guidance for humanity.

Keywords: *Qur'an, Inimitable, Orientalists, Monotheism, Linguistic Eloquence, Humanity.*

موضوع: تعارف

اسلامی عقیدے کے مطابق قرآن کریم براہ راست اللہ تعالی کا کلام ہے جو حضرت جبرائیل کے ذریعے نبی کریم ﷺ پر تیئیس سال کے عرصے میں نازل ہوا اور یہ کتاب قیامت تک کے تمام انسانوں کے لئے ھدایت اور رحمت ہے اور یہ واحد

ایسی کتاب ہے جو ہر قسم کی تحریف اور ردوبدل سے محفوظ ہے کیونکہ اللہ تعالی نے اس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود لیا ہے جیسا کہ سورۃ نحل میں ہے:

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون[i]

ترجمہ: بے شک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہے

اور اللہ نے قرآن کریم میں اس کے انسانی کلام کے کے اعتراض پر بالترتیب تین طرح کے چیلنجز کئے ہیں

نمبر ایک اگر تمہیں اس کے منزل من اللہ ہونے پر شک ہے تو تم اپنے دور کے فصیح و بلیغ ہونے کے باوجود اس جیسا کلام لا کر دکھاو پھر جب وہ اس سے عاجز ہوئے تو قرآن نے دس سورتیں بنانے کا چیلنج دیا اور جب وہ اس سے بھی عاجز ہو گئے تو اللہ تعالی نے صرف ایک چھوٹی سی سورت بنانے کا چیلنج دیا اور ساتھ اللہ نے بڑے پر زور انداز میں اس بات کو مزید دہرایا کہ قیامت تک تم اس جیسی ایک چھوٹی سی سورت بھی نہیں بنا سکتے۔

یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ یہ کلام اللہ ہے اور کسی طرح بھی دنیاوی یا انسانی ذرائع سے اخذ شدہ نہیں ہے۔ جبکہ جدید دور میں مستشرقین کا نظریہ ہے کہ قرآن کریم اللہ کا کلام نہیں بلکہ یہ دیگر کتب سماویہ، عربی اشعار اور کچھ عرب کے افراد کے کلام سے لیا گیا ہے۔ جن میں ایک نام قس بن ساعدہ ایادی کے خطبات کا ذکر کیا جاتا ہے

سابقہ کام کا جائزہ:

مستشرقین کے عنوان پر ڈاکٹر ابو الحسن علی ندوی، ڈاکٹر ایڈورڈ سعید، شبلی نعمانی اور خاص کر ڈاکٹر مصطفی سباعی نے الاستشراق والمستشرقون مالھم وما علیھم میں مستشرقین کے علمی کام کو تفصیل سے جانچا اور ان کے مثبت اور منفی پہلوؤں کا جائزہ لیا جبکہ قس بن ساعدہ کے حوالے عربی ادب اور تاریخ میں ان کی فصاحت وبلاغت اور ان کے منفرد انداز بیان پر روشنی ڈالی گئی ہے

اب اس عنون پر سب سے پہلے مستشرقین کا تعارف ذکر کیا جاتا ہے تاکہ یہ بات معلوم کی جا سکیں کہ استشراق کا مفہوم کیا ہے اور اس کا آغاز کب سے ہوا؟

استشراق کا لغوی معنی: استشراق شرق سے ماخوذ ہے جس کا لغوی معنی ہے مشرق یا مشرقی سمت۔[ii]

استشراق کا اصطلاحی معنی: مغرب کے اسکالرز جو مشرقی علوم میں مہارت رکھتے ہوں جن کا مقصد بنیادی طور پر اسلام کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ بعض اوقات ان پر تنقید یا تحریف بھی ہوتا ہے۔

نوه الشيخ بسام عجك إلى أن تعريف الاستشراق مجملاً " هو دراسات وأبحاث قام بها غربيون .. تهدف إلى دراسة العالم الشرقي ولاسيما الإسلامي، ديناً وتاريخياً وحضارة وعادات وشعوباً، بهدف فهم حقيقة الإسلام[iii]

شیخ بسام عجک نے استشراق کی تعریف یوں کی ہے:" یہ مغربیوں کی جانب سے کی جانے والی تحقیق اور مطالعہ ہے جو مشرقی دنیا، خاص طور پر اسلامی دنیا، کے مذہب، تاریخ، تہذیب، عادات اور اقوام کو سمجھنے کے لیے کی جاتی ہے، تاکہ اسلام کی حقیقت کو جانا جاسکے

اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ مستشریقین کے اسلامی علوم سیکھنے کا مقصد بنیادی طور پر دین سیکھنا نہیں بلکہ اسلام کے متعلق شکوک وشبہات تلاش کر کے اسلام کو نقصان پہنچانا ہے جبکہ یہ اعتراضات صرف آج کے دور سے اسلام پر نہیں لگائے جارہے بلکہ جب سے حضور ﷺ کی بعثت ہوئی اور آپ ﷺ نے کوہ صفا پر اعلانیہ تبلیغ فرمائی اس دن سے اسلام اور قرآن کی حقانیت پر اعتراضات کا سلسلہ شروع ہوا اوراللہ نے مشرکین کے اعتراضات کو نقل فرما کر دندان شکن جواب دیئے ہیں اور اسی طرح ہر دور میں علماء نے ہر میدان میں ان اعتراضات کا رد کرتے آئے ہیں اور یہ استشراق اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

استشراق کا آغاز: استشراق کا آغاز پندہرویں صدی میں ہوتا ہے جب یورپی طاقتوں نے مختلف خطوں پر سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی غلبہ قائم کرتے ہوئے نوآبادیات بنائی اور برصغیر پاک وہند پر بھی ان کا تسلط ہو جاتا ہے توزیادی تر مسلم ممالک پر ان کا قبضہ قایم ہو جاتا ہے توان علاقوں کی زبانوں اور خاص کر لٹریچر کا مطالعہ اہم سمجھا جانے لگا۔

مقاصد: اسلامی تعلیمات کو تنقید کا نشانہ بنانا

مشرقی تھذیب کو مغربی تھذیب کے مقابلے میں کمتر اور پسماندہ ثابت کرنا

مشرقی علوم کو مغرب کے قابو میں لانا

مشرق پر سیاسی، سماجی اور ثقافتی تسلط حاصل کرنا۔

دور جدید میں مستشرقین نے قرآن کریم کی صداقت وحقانیت پر جو اعتراضات لگائے ہیں ان میں سے ایک اعتراض یہ بھی ہی کہ قرآن کریم انسانی کلام ہے اور اس کے مصادر میں سے سابقہ کتب سماویہ، عرب کے اشعار اور دور جاہلیت کے ان لوگوں کا کلام جو توحید پرست تھے یہ سب شامل ہیں،

اور ان لوگوں میں سے ایک نام قس بن ساعدہ ایادی کا نام بھی شامل ہے جو عرب کے مشہور حکماء میں جن کا شمار کیا جاتا ہے اور ان کے اعراض کا حاصل ہی ہے کہ قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی توحید، قیامت اور رسالت کا ذکر ہے یہ بنیادی طور پر قس بن ساعدہ کے کلام سے سرقہ ہے جس کی واضح دلیل قس بن ساعدہ کے کلام میں قیامت، توحید کا اور آنے والے نبی کی رسالت کا اشارہ بھی ملتاہے۔

اب سب سے پہلے قس بن ساعدہ کا تعارف ذکر کیا جاتا ہے اور اس کے بعد قس بن ساعدہ کے کلام میں توحید، رسالت اور ساتھ قرآن کریم میں جو خالص اللہ تبارک وتعالی کا کلام ہے اس میں سے توحید اور قیامت کا ذکر کرتے ہیں تاکہ قرآن

کریم اور قس بن ساعدہ کے کلام میں فرق نمایاں ہو جائے اور یہ بات معلوم ہو جائے کہ قس بن ساعدہ کے کلام کو قرآن کریم سے ادنی مناسبت بھی نہیں اور قس بن ساعدہ کا کلام انسانی سطح کا ہے جبکہ قرآن کریم خالص اللہ کا نازل کردہ کلام ہے۔

قس بن ساعدہ کا تعارف:

قس بن ساعدہ ایادی عرب کے دور جاہلیت ایک مشہور خطیب، شاعر اور حکیم تھے، وہ اپنی فصاحت وبلاغت، حکمت ودانائی اور حکمت آمیز کلمات کے لئے معروف تھے، قس بن ساعدہ قبیلہ ایاد سے تعلق رکھتے تھے آپ دور جاہلیت میں توحید اور دور آخرت کے تصورات پیش کرنے والے چند نمایاں افراد میں شامل تھے ان کے کچھ امتیازات مشہور ومعروف ہیں۔

1۔ امابعد کا استعمال: قس بن ساعدہ کو امابعد کے الفاظ خطبہ کے آغاز میں استعمال کرنے کا شرف حاصل ہے عربی خطابت میں یہ ایک نیاانداز تھااور بعد میں حضور ﷺ اور خلفائے راشدین نے بھی امابعد کو استعمال کیاجو قس کے اس طرز عمل کی اہمیت کو ظاہر کرتاہے۔[iv]

2۔ قس بن ساعدہ لاٹھی پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے، یہ طرز عمل ان کے وقار، حکمت اور سامعین پر گہرا اثر ڈالنے کی علامت تھا بعد میں یہ طرز اسلامی خطبوں میں بھی رائج ہوا۔[v]

3۔ قس بن ساعدہ کا سب سے بڑا امتیاز ان کی توحید پرستی تھی، وہ عرب کے ان چند لوگوں میں سے تھے جو جاہلیت کے دور میں شرک سے بیزار تھے اور ایک اللہ کی عبادت کے قائل تھے،

ان کے خطبات میں خدا کی وحدانیت، زندگی کی بے ثباتی اور آخرت کے متعلق گہری سوچ جھلکتی ہے۔

4۔ قس بن ساعدہ کو ان کی حکمت اور دانشمندی کی وجہ سے حکیم عرب بھی کہاجاتا تھا۔

5۔ قس بن ساعدہ بازار عکاظ میں اپنے خطبات کے لئے مشہور تھے۔ یہ عرب کا سب سے بڑا میلہ تھاجہاں شعراء اور خطباء اپنی فصاحت اور بلاغت کا مظاہرہ کرتے تھے ان کے خطبے اتنے مشہور ہوئے کہ دور دراز علاقوں سے لوگ انہیں سننے کے لئے آتے تھے۔

حضور ﷺ نے قس بن ساعدہ کو بازار عکاظ میں خطبہ دیتے ہوئے سنااور حضور ﷺ نے انہیں سننے کے بعد سراہا:

لقد رأيت قس بن ساعده في سوق عكاظ على جمل أحمر وهو يقول:

ترجمہ: میں نے قس بن ساعدہ کو بازار عکاظ میں ایک سرخ اونٹ پر دیکھا، وہ کہہ رہے تھے۔۔۔[vi]

6۔ قس بن ساعدہ حضور ﷺ کے اعلان نبوت سے پہلے وفات پاگئے تھے۔

قس بن ساعدہ کے خطبات میں توحید اور قرآن میں توحید کا تفصیلی موازنہ:

قس بن ساعدہ عرب کے مشہور خطیب، حکیم، اور شاعر تھے جو اسلام سے قبل کے دور میں اپنے خطبات کے ذریعے لوگوں کو حکمت و نصیحت کی طرف بلاتے تھے۔ ان کے کلام میں توحید کا ذکر موجود ہے، لیکن ان کے بیان کردہ تصورِ توحید اور قرآن مجید میں بیان کردہ توحید کے درمیان نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ یہاں قس بن ساعدہ کے خطبات میں موجود توحید کے نکات اور قرآن کے تصورِ توحید کا تفصیلی تجزیہ کیا گیا ہے۔ تاکہ یہ بات معلوم ہو سکیں کہ قرآن کا تصور توحید اور قس بن ساعدہ کے تصور میں کتنا فرق ہے۔

قس بن ساعدہ کا توحید کا بیان قس بن ساعدہ کے مشہور خطبات میں توحید کا ذکر ایک منفرد انداز میں ملتا ہے۔ ان کے مشہور خطبے کے عربی الفاظ یہ ہیں:

"أيها الناس، اسمعوا وعوا، وإذا وعيتم فانتفعوا
من عاش مات، ومن مات فات، وكل ما هو آت آت
إن في السماء لخبرا، وإن في الأرض لعبرا
ما بال الناس يذهبون ولا يرجعون؟
أرضوا فأقاموا، أم تركوا فناموا؟
والله إن لله ديناً هو أرضى من دينكم هذا۔[vii]

ترجمہ:

"اے لوگو! سنو اور سمجھو، اور جب سمجھ لو تو فائدہ اٹھاو

جو جیتا ہے وہ مرے گا، اور جو مر گیا وہ ختم ہو گیا، اور جو کچھ آنے والا ہے، ضرور آئے گا۔ بیشک آسمان میں ایک خبر ہے، اور زمین میں عبرت ہے۔ یہ کیا معاملہ ہے کہ لوگ جاتے ہیں اور واپس نہیں آتے؟ کیا وہ راضی ہو گئے اور ٹھہر گئے، یا چھوڑ دیے گئے اور سو گئے؟ خدا کی قسم، اللہ کے لیے ایک دین ہے جو تمہارے دین سے بہتر اور پسندیدہ ہے۔

قس کے کلام میں توحید کے نکات

1۔ **ایک خالق کا اقرار :** قس بن ساعدہ کے کلام میں ایک خالق کی موجودگی کا اقرار کیا گیا ہے جو زمین و آسمان کا مالک ہے۔

2۔ **عبرت کی دعوت:** قس اپنے سامعین کو کائنات کی نشانیوں میں غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں۔

3۔ **دین کا ذکر:** قس نے ایک اعلیٰ اور پسندیدہ دین کی طرف اشارہ کیا جو موجودہ نظام سے بہتر ہے۔

قرآن میں توحید کا بیان: قرآن مجید میں توحید ایک مرکزی موضوع ہے جو اللہ کی وحدانیت، اس کی صفات، اور اس کی عبادت کی بنیاد پر مبنی ہے۔ قرآن توحید کو ایک جامع اور ہمہ گیر نظام کے طور پر پیش کرتا ہے جو عقیدہ، عبادت، اخلاق، اور سماجی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔

قس کے کلام اور قرآن کے تصورِ توحید کا موازنہ:

خالق کی وحدانیت کا بیان : قس کے کلام میں خالق کے وجود اور وحدانیت کا عمومی اقرار ملتا ہے، لیکن اس کی صفات اور قدرت کی تفصیلات موجود نہیں ہیں۔ ان کا بیان زیادہ تر فلسفیانہ اور شاعرانہ ہے۔ قرآن نے اللہ کی وحدانیت کو انتہائی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ سورہ اخلاص میں اللہ کی ذات اور صفات کی جامع وضاحت موجود ہے۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (1) اللَّهُ الصَّمَدُ (2) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (3) وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ (4)

ترجمہ: اے نبی ﷺ آپ فرما دیجئے: کہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔[viii]

شرک کی نفی: قس کے خطبات میں شرک کی مخالفت کی جھلک موجود ہے، لیکن یہ سختی اور جامعیت کے ساتھ نہیں کی گئی۔ جبکہ قرآن میں شرک کو سب سے بڑا گناہ قرار دیا اور شرک کی تمام اقسام کی نفی کی اور توحید کو تمام عبادت کی بنیاد بنایا۔

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيم

ترجمہ: بے شک شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔[ix]

اللہ کی صفات کا بیان: قس نے اللہ کو عظیم اور خالق کے طور پر بیان کیا، لیکن ان کی صفات کی کوئی تفصیل ان کے کلام میں موجود نہیں، جبکہ اس کے مقابلے میں قرآن نے اللہ کی صفات کو تفصیل سے بیان کیا، جیسے کہ وہ علیم، خبیر، رحمان، رحیم، اور مالک یوم الدین ہے۔

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہی خوب سننے والا جاننے والا ہے۔[x]

عبادت کا تصور: قس کے کلام میں عبادت کا ذکر عمومی طور پر اللہ کی تعریف اور عاجزی کے اظہار تک محدود ہے۔ قرآن میں عبادت کا ایک مکمل نظام دیا گیا ہے، جس میں نماز، روزہ، زکوۃ، اور حج شامل ہیں۔ یہ نظام اللہ کے قرب اور سماجی اصلاح کے لیے ہے۔

ا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

ترجمہ:

اے ایمان والو! رکوع کرو، سجدہ کرو، اپنے رب کی عبادت کرو اور بھلائی کے کام کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔[xi]

قرآن میں توحید کا تفصیلی بیان:

قرآن مجید میں توحید ایک بنیادی اور مرکزی موضوع ہے، جو اسلام کے عقائد، عبادات، اور اخلاقیات کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ توحید کا مطلب ہے اللہ کی وحدانیت کا اعتراف، جس میں اس کے سوا کسی کو الہٰ نہ مانا جائے۔ قرآن مجید میں توحید کو نہایت تفصیل اور دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، جس میں اللہ کی ذات، صفات، اور اس کے حقوق کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

توحید فی الربوبیت (اللہ کی ربوبیت میں وحدانیت)

توحید کے مختلف پہلو:

توحید فی الربوبیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ ہی کائنات کا خالق، مالک، اور انتظام کرنے والا ہے۔ قرآن میں اللہ کی تخلیق اور تدبیر کا بارہا ذکر کیا گیا ہے۔

قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ... فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ

ترجمہ: کہہ دو: تمہیں آسمان اور زمین سے کون رزق دیتا ہے؟ یا تمہارے کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے؟... وہ کہیں گے: اللہ۔[xii]

اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ [xiii]"

اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔"

توحید فی الالوہیت (اللہ کی عبادت میں وحدانیت)

اللہ کی عبادت میں وحدانیت کا مطلب یہ ہے کہ بندہ صرف اللہ کی عبادت کرے اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرائے۔ قرآن مجید میں بارہا شرک کی مذمت اور توحید کی تاکید کی گئی ہے۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِين

ترجمہ: ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں[xiv]

توحید فی الاسماء والصفات (اللہ کے ناموں اور صفات میں وحدانیت)

قرآن مجید میں اللہ کی صفات کو اس کے شایان شان بیان کیا گیا ہے، جن میں کسی قسم کی کمی، زیادتی، یا مشابہت کی گنجائش نہیں۔

(لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

ترجمہ: اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سننے والا، دیکھنے والا ہے۔[xv]"

وللہ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا "

اور بہترین نام اللہ ہی کے ہیں، تو اسے انہی ناموں سے پکارو۔[xvi]"

توحید اور انسانی زندگی

قرآن میں توحید کو صرف عقیدہ تک محدود نہیں رکھا گیا، بلکہ اسے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کا محور قرار دیا گیا ہے۔ توحید کا اثر عبادات، اخلاقیات، اور سماجی انصاف میں نمایاں ہے

عبادات: توحید کے تحت تمام عبادات صرف اللہ کے لیے ہیں، جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، اور حج۔

اخلاقیات : توحید انسان کو عاجزی، شکر گزاری، اور صبر کی تعلیم دیتی ہے۔

سماجی انصاف : توحید ہر قسم کے ظلم اور شرک سے روکتی ہے، کیونکہ اللہ کے سوا کسی کو اختیار نہیں۔

قرآن مجید میں توحید ایک جامع اور متوازن عقیدہ کے طور پر پیش کی گئی ہے، جو انسان کی روحانی، اخلاقی، اور سماجی زندگی کو متاثر کرتی ہے۔اور قرآن کے مطابق اللہ کی وحدانیت کا اعتراف انسان کی کامیابی کی بنیادی شرط ہے، اور انسان کو ایک مکمل لائحہ عمل فراہم کرتی ہے۔ اللہ کی صفات کی مکمل تفصیل بھی موجود ہے، اور یہ محدود سامعین کے لئے نہیں جیسا کہ قس کے خطبات میں بلکہ قیامت تک کے لئے ہے، توحید کا پیغام نہایت سادہ لیکن اثر انگیز ہے، جو انسان کو اللہ کی طرف رجوع کرنے اور اپنے مقصدِ حیات کو پہچاننے کی دعوت دیتا ہے۔

قس بن ساعدہ کے کلام اور قرآن کے تصور قیامت کا تصور کا تفصیلی موازنہ:

قیامت کا تصور انسانی تاریخ میں ہمیشہ سے اہم رہا ہے، اور مختلف مذاہب، فلسفیوں اور شعرا نے اسے مختلف انداز میں بیان کیا ہے۔ قس بن ساعدہ، نے اپنے کلام میں قیامت کے بارے میں تصور پیش کیا۔ لھذا اب، قس بن ساعدہ کے کلام اور قرآن مجید میں قیامت کے تصور کا تقابلی جائزہ پیش کیا جائے گا۔ جس یہ بات معلوم ہوگی کہ قس کے کلام میں قیامت کا تصور سطحی اور انسانی سطح تک ہے جبکہ اس کے مقابلے میں قرآن کریم قیامت کی شدت وہولناکی کو تفصیل سے بیان کرتا ہے۔

قس بن ساعدہ کے کلام میں قیامت کا تصور

"أيها الناس، اسمعوا وعوا، وإذا وعيتم فانتفعوا
من عاش مات، ومن مات فات، وكل ما هو آت آت،
إن في السماء لخبراً، وإن في الأرض لعبراً،
ما بال الناس يذهبون ولا يرجعون، أرضوا بالمقام فأقاموا، أم تركوا فناموا؟
أقسم قس قسماً حقاً، إن لله ديناً هو أرضى من دينكم هذا".

اے لوگو! سنو اور سمجھو، اور جب سمجھ لو تو فائدہ اٹھاؤ:

جو زندہ ہے وہ مر جائے گا، اور جو مر گیا وہ ختم ہو جائے گا، اور جو کچھ آنے والا ہے وہ یقیناً آئے گا۔

بلاشبہ آسمان میں خبریں ہیں اور زمین میں نشانیاں۔

یہ کیا ماجرا ہے کہ لوگ جاتے ہیں اور واپس نہیں آتے؟ کیا وہ اس جگہ سے راضی ہو گئے ہیں اور وہیں رک گئے ہیں، یا وہ چھوڑ دیے گئے ہیں اور سو گئے ہیں؟

قس قسم کھاتا ہے، حق کے ساتھ، کہ اللہ کا ایک دین ہے جو تمہارے اس دین سے زیادہ پسندیدہ ہ

قس کے کلام میں قیامت کے نکات:

1۔ قس بن ساعدہ نے قیامت کو ایک ناقابلِ انکار حقیقت کے طور پر بیان کیا۔

2۔ قس بن ساعدہ کے کلام میں یہ بات نمایاں ہے کہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں فنا ہونے والی ہیں۔ وہ دنیا کی بے ثباتی پر زور دیتے ہیں اور انسانوں کو آخرت کے لیے تیار رہنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

3۔ انہوں نے قیامت کے دن کو ایک ہولناک دن کے طور پر بیان کیا، جب انسان اپنے اعمال کے لیے جواب دہ ہو گا۔ ان کے کلام میں یہ خیال ملتا ہے کہ ہر نفس کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ وہ انسانی فنا اور قیامت کے اٹل حقیقت پر زور دے رہے ہیں۔

4۔ وہ فلسفیانہ سوالات کرتے ہیں جو انسان کو موت و آخرت کے بارے میں غور و فکر پر مجبور کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں قیامت کا تصور

قرآن مجید میں قیامت کا ذکر بارہا آیا ہے، اور مختلف پہلوؤں سے اس کا بیان کیا گیا ہے۔ قیامت کو یوم الدین (بدلے کا دن)، یوم القیامہ (اٹھنے کا دن)، یوم الفصل (فیصلے کا دن)، اور یوم الحساب (حساب کتاب کا دن) جیسے مختلف ناموں سے پکارا گیا ہے۔ ذیل میں قرآن مجید کے مختلف مقامات پر قیامت کی وضاحت اور اس کے متعلق مدلل آیات پیش کی جا رہی ہیں۔

1 قیامت کی حتمی حقیقت

قرآن مجید واضح کرتا ہے کہ قیامت ایک یقینی حقیقت ہے اور اس کے آنے میں کوئی شک نہیں:

"وأَنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ

بے شک قیامت آنے والی ہے، اس میں کوئی شک نہیں اور یہ کہ اللہ ان کو اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں[xvii]

قیامت کی علامات

قران قیامت کی کئی علامات کو بیان کرتا ہے

فهل ينظرون إلا الساعة أن تأتيهم بغتة فقد جآء أشراطها

تو کیا وہ قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک ان پر آ جائے؟ پس اس کی نشانیاں تو آچکی ہیں[xviii]

قیامت کی شدت و ہولناکی

يأيها الناس اتقوا ربكم إن زلزلة الساعة شئ عظيم[xix]

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے

زمین و آسمان کا حال

إذا زلزلت الأرض زلزالها[xx]

جب زمین اپنے پورے جھٹکے کے ساتھ ہلادی جائے گی۔

وإذا السمآء انشقت

اور جب آسمان پھٹ جائے گا[xxi]

انسانوں کا حال

يوم يفر المرء من أخيه وأمه وأبيه وصاحبته وبنيه لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ (37) وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ (38) ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ (39) وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ (41) أُولَئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ (42)

اس دن آدمی اپنے بھائی، اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بیوی اور اپنے بچوں سے بھاگے گا۔ اس دن ہر شخص ایسے حال میں ہو گا جو اسے دوسروں سے بے پرواہ بنادے گا اور کچھ چہرے اس دن روشن ہوں گے ہنستے ہوئے اور خوشی سے شاداں اور کچھ چہرے اس دن گرد آلود ہوں گے ان پر سیاہی چھائی ہو گی یہی لوگ کافر اور بدکار ہیں۔[xxii]

اعمال کی جزاو سزا

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ (7) وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَه

پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی، وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی، وہ اسے دیکھ لے گا۔

قیامت کے دن اللہ کی قدرت کا اظہار:

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ

ترجمہ: جب صور پھونکا جائے گا تو لوگ قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف دوڑیں گے[xxiii]

نتیجہ

قرآن کریم قیامت کو ایک حتمی اور یقینی دن کے طور پر بیان کرتا ہے، جہاں تمام مخلوقات کے اعمال کا حساب ہو گا۔ قیامت کی نشانیوں، اس دن کی ہولناکی، اور انسانوں کے انجام پر متعدد آیات میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور قیامت کی تفصیلات بھی میں ہمیں جابجا ملتی ہے قرآن ہمیں قیامت کی تیاری کے لیے نیک اعمال اور اللہ سے تقویٰ اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے، نیکی اور بدی کے نتائج کا بھی ذکر ہے، اور قرآن میں بطور امثلہ دیگر اقوام کے واقعات کو بھی ذکر کرکے اللہ کے قدرت کو بیان کرتا ہے جبکہ قس بن ساعدہ ایادی کے کلام میں قیامت کا ذکر سطحی ہے نہ ہی اس کی تفصیلات مذکور ہے، نہ ہی مرنے کے بعد کی زندگی کے لئے کوئی لائحہ عمل ہے، لھذا قس بن ساعدہ کا کلام بہت اعلی ہونے کے باوجود ہم اتنا ضرور کہہ سکتے ہیں کہ یہ خطبات بہت اعلی ہے لیکن انسانی سطح تک اس میں فصاحت وبلاغت ہے، قرآن کریم کے ساتھ اس کو ادنی مناسبت بھی نہیں۔

سفارشات:

1. قس بن ساعدہ کے خطبات کو گہرائی سے سمجھنے کے لیے ان کے موضوعات، اندازِ بیان، اور مواد کا تحقیقی تجزیہ کیا جائے۔
2. قرآن کریم کی انفرادیت کو واضح کرنے کے لیے دیگر ادبی متون کے ساتھ تقابل پیش کیا جائے۔
3. مستشرقین کے اعتراضات کو علمی اور تحقیقی بنیادوں پر پرکھا جائے تاکہ ان کی خامیوں کو واضح کیا جا سکے۔
4. یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں میں اس موضوع پر مزید تحقیقی کام کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

5. اسلامی علوم کے نصاب کو جدید تحقیق اور مستشرقین کے اعتراضات کا جواب دینے کے تقاضوں کے مطابق تیار کیا جائے۔

---

[i] القرآن، الحجر،9

[ii] احمد مختار عبد الحمید عمر، معجم اللغة العربية المعاصرة، الناشر: عالم الكتب(1429ه- - 2008 م)ج2،ص1192

[iii] اللغة العربية التحديات والمواجهة،ج1، ص19

علي بن (سلطان) محمد، شرح الشفاء، (دار الكتب العلمية - بيروت الطبعة: الأولى،1424ھ)ج1، ص15

[v] ایضا

[vi] محمد ابن سید الناس، الیعمري الربعي، عيون الأثر في فنون المغازي والشمائل والسير (دار القلم - بيروت1414 /)ج1، ص83

[vii] أبو بكر أحمد بن عمرو المعروف بالبزار، مسند البزار، (مكتبة العلوم والحكم - المدينة المنورة: بدأت1988م، وانتهت 2009م)ج11، ص470۔

[viii] القرآن، سورۃ اخلاص112۔

[ix] القرآن، سورۃ لقمان13۔

[x] القرآن، سورۃ شوری،11۔

[xi] القرآن، سورۃ حج،77۔

[xii] القرآن سورۃ یونس،31۔

[xiii] القرآن، سورہ الزمر62۔

[xiv] القرآن، سورہ فاتحہ،4۔

[xv] القران، سورہ الشوریٰ:11

[xvi] القران، سورہ الاعراف 180

[xvii] القرآن، سورۃ حج7۔

[xviii] القرآن، سورۃ محمد18۔

[xix] القرآن، سورۃ حج،1۔

[xx] القرآن، سورۃ الزلزلۃ،1۔

[xxi] القرآن، سورۃ انشقاق،1۔

[xxii] القرآن، سورۃ عبس34 تا42۔

[xxiii] القرآن، سورۃ یس۔51۔